

سوال

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کرنے والی لوہڑی کو قتل کرنے والے اندھے شخص کی حدیث کے متعلق اشکال

جواب

بھٹہ

اب میں مقصود فقہ وہ ہے جسے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

ہے کی لوہڑی تھی جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر سب و شتم اور توہین کرتی تھی، اس نے اسے ایسا کرنے سے منع کیا لیکن وہ نہ رکی، اور وہ اسے ڈانٹا لیکن وہ باز نہ آئی۔

ایک رات جب وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کرنے لگی اور سب و شتم کیا تو اس اندھے نے خنجر لے کر اس کے پیٹ پر رکھا اور اس پر وزن ڈال کر اسے قتل کر دیا، اس کی مائٹوں کے پاس بچہ گر گیا، اور وہاں پر بسترخون سے لپٹ ہو گیا، جب صبح ہوئی تو اس کا ذکر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا گیا:

اس شخص کو اللہ کی قسم دیتا ہوں جس نے بھی یہ کام کیا ہے اس پر میرا حق ہے وہ کھرا ہو جائے، تو وہ مایہ ناپسٹ شخص کھرا ہوا اور لوگوں کو پھلانگتا اور حرکت کرتا ہوا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بیٹھا گیا اور کہنے لگا:

ول صلی اللہ علیہ وسلم میں اس کا مالک ہوں، اور آپ پر سب و شتم اور آپ کی توہین کیا کرتی تھی، اور میں اسے روکتا لیکن وہ باز نہ آئی، میں اسے ڈانٹتا لیکن وہ قبول نہ کرتی، میرے اس سے موتیوں جیسے دو بیٹے بھی ہیں اور وہ میرے ساتھ بڑی نرم تھی، رات بھی جب اس نے آپ کی توہین کرنا اور سب و شتم کرنا:

بول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

خبر دار گواہ رجواس کا خون رائیگاں ہے اس کی کوئی قدر و قیمت نہیں"

بر (4361)۔

بت کا قتل اس لیے نہیں کہ وہ ذمی تھی بلکہ اس لیے قتل کی گئی کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کرتی اور سب و شتم کرتی تھی، تو اس بنا پر وہ قتل کی مستحق تھی، اور اگرچہ وہ مسلمان بھی ہوتی تو اس سب و شتم کی بنا پر کافر ہو کر بھی قتل کی مستحق تھی۔

نعانی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کرنے اور سب و شتم کرنے والے کو قتل کرنے کی دلیل اور اس کے خون کی کوئی قدر و قیمت نہیں کی دلیل یہ ہے کہ وہ مسلمان بھی ہو تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر سب و شتم کرنا اور آپ کی توہین کرنا یہ اہماد ہے یعنی اس سے مراد ہونا ہے اس بنا پر وہ قتل ہوگا، ابن بطال

م (501/3)۔

اب کتاب کے ساتھ عدل کی بھی دلیل پائی جاتی ہے جو ان کے ساتھ کیا جاتا تھا، اور جسے شریعت جانوں کے لیے رحمت بنا کر لائی، معاہدہ کرنے والے یودیوں کے حقوق محفوظ ہیں اور ان کا خیال رکھا جاتا ہے، اور کسی کے لیے بھی جائز نہیں کہ انہیں تکلیف اور اذیت دیں، اسی لیے جب لوگوں نے یودی عور

ر مسلمانوں کو اللہ کی قسم دی کہ وہ ایسا عمل کرنے والوں کو سامنے لائیں، تاکہ وہ اس کی سزا دیں، اور اس کے معاملے کا فیصلہ کریں، لیکن جب انہیں معلوم ہوا کہ اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین اور سب و شتم کر کے معاہدہ بار بار توڑا تو وہ سب حقوق سے محروم ہو گئی، اور اس حد قتل کی مستحق تھی۔

توبہ اور فہم سلیم ہی ہے، نہ کہ وہ جو جھوٹ و بغض سے بھرے ہوئے اور شریعت کے حکم میں ظن و تفسیح کرنے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف باتیں بنانے والے نشر کرتے پھرتے ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت کو اس طریقے سے قتل نہیں کیا، لیکن جب وہ معاہدہ توڑنے اور نبی کریم

کو قتل کرنا کبیرہ گناہ ہے، اور اس میں شدید وعید آئی ہے، جیسا کہ صحیح بخاری میں عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اس کسی نے بھی کسی معاہدہ کو قتل کیا وہ جنت کی خوشبو نہیں پائیگا، حالانکہ اس کی خوشبو چالیس برس کی مسافت سے پائی جاتی ہے"

بر (3166) امام بخاری نے اس حدیث پر صحیح بخاری میں "بغیر کسی جرم کے معاہدہ کو قتل کرنا" کا باب بندھا ہے۔

فظا بن حجر رحمہ اللہ کہتے ہیں:

باب کے عنوان میں اسی طرح قید لگائی ہے حدیث میں قید نہیں، لیکن یہ شرعی قواعد اور اصول سے حاصل کردہ ہے، اور ابو مامرہ کی آنے والی حدیث میں بیان ہے جس میں "بغیر حق" کے لفظ ذکر ہوئے ہیں، اور نسائی اور ابو داؤد کی حدیث جو ابو بجرہ سے مروی ہے اس میں یہ الفاظ ہیں:

"جس کسی نے بھی کسی معاہدہ کو بغیر حلال کے قتل کیا اللہ تعالیٰ اس پر جنت کو حرام کر دیتا ہے" اھ

واللہ اعلم۔